تسہیل

مکمل تفسیر

بیان القرآن

١٤٣٧ھ

حکیم الامت مجدد الملت

حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

تسہیل و تلخیص

شیخ الاسلام علامہ ظفر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ

ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

(061-4540513-4519240

آسان

مکمّل تفسیر

بیان القرآن

۱۴۲۶ھ

حکیم الامت مجدد الملت

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

تسہیل و تلخیص

شیخ الاسلام علامہ ظفر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ

ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

(061-4540513-4519240

یہ اندیشہ نہ کیجئے کہ شاید ناخوش ہو کر عداوت نکالیں۔

وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ۭ

اور اگر آپ ان کو ٹال ہی دیں تو ان کی مجال ہی نہیں کہ آپ کو ذرا بھی ضرر پہنچا سکیں

کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کے نگہبان ہیں

وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ

اور اگر آپ فیصلہ کریں تو ان میں عدل کے موافق فیصلہ کیجئے

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾

بیشک اللہ تعالیٰ عدل کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں

اور وہ عدل اب منحصر ہو گیا ہے قانون اسلام میں پس وہی لوگ محبوب ہوں گے جو اس قانون کے موافق فیصلہ کریں

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ

اور وہ آپ سے کیسے فیصلہ کراتے ہیں حالانکہ ان کے پاس توریت ہے

فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ

جس میں اللہ کا حکم ہے

جس کے ماننے کا ان کو دعویٰ ہے

ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ

پھر اس کے بعد ہٹ جاتے ہیں

یعنی اول تو اس حالت میں فیصلہ لانے ہی سے تعجب ہوتا تھا لیکن اس احتمال سے رفع ہو سکتا تھا کہ شاید آپ کا حق پر ہونا ان پر واضح ہو گیا ہو اس لئے آ گئے ہوں لیکن جب اس فیصلہ کو نہ مانا تو وہ تعجب پھر تازہ ہو گیا کہ اب تو وہ احتمال بھی نہ رہا پھر کیا بات ہوگی جس کے واسطے یہ فیصلہ لائے ہیں۔

وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ ع

اور یہ لوگ ہرگز اعتقاد والے نہیں

یعنی اسی سے ہر عاقل کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ یہاں اعتقاد سے نہیں آئے اپنے مطلب کے واسطے آئے تھے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جیسے ان کو حضور سے اعتقاد نہیں کیونکہ آپ کے فیصلہ کو نہ مانا اسی طرح تورات سے بھی پورا اعتقاد نہیں ورنہ اس کو چھوڑ کر کیوں آتے غرض دونوں طرف سے گئے نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے ہوئے **ربط**: اوپر بہت سی آیتوں میں اہل کتاب کا احکام وعہود الٰہیہ کو چھوڑ دینا اور نقض عہد کرنا مع مذمت کے مذکور ہوا ہے آگے یہ بیان فرماتے ہیں کہ ان احکام الٰہیہ پر ہر زمانہ میں عمل کرنا واجب ہے جو کبھی تورات کے واسطہ سے ظاہر ہوئے کبھی انجیل کے اور اب قرآن مجید کے واسطہ سے ظاہر ہو رہے ہیں اور تورات و انجیل پر عمل کرنے کا اس لئے حکم فرمایا تاکہ وہ رسالت محمدیہ کی تصدیق کا سبب ہو جائے کیونکہ ان دونوں کتابوں میں آپ کی بشارت موجود ہے اور تورات کے ذکر میں بعض احکام قصاص کے شاید اس لئے ذکر فرما دیئے ہوں کہ اوپر کی آیتوں کا سبب نزول ایک واقعہ قصاص کا بھی تھا جس کو یہود نے بدل دیا تھا انا انزلنا التوراۃ تا ھم الکفرون

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ

ہم نے توریت نازل فرمائی تھی جس میں ہدایت تھی اور وضوح تھا

يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا

انبیاء جو کہ اللہ تعالیٰ کے مطیع تھے اس کے موافق یہود کو حکم دیا

لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ

کرتے تھے اور اہل اللہ اور علماء بھی

بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا

بوجہ اس کے کہ ان کو اس کتاب کی نگہداشت کا حکم دیا گیا تھا اور وہ

عَلَيْهِ شُهَدَاۗءَ ۚ

اس کے اقراری ہو گئے تھے۔

یعنی چونکہ ان کو اس کا حکم ہوا تھا اور انہوں نے اس حکم کا اقرار کر لیا تھا اس لئے ہمیشہ اس کے پابند رہے آگے زمانہ نبوی کے رؤسا و علماء یہود کو خطاب فرماتے ہیں کہ جب ہمیشہ سے تمہارے سب مقتدا تورات کو مانتے آئے ہیں تو رسالت محمدیہ کی تصدیق کے بارہ میں جس کا حکم تورات میں موجود ہے (آگے ترجمہ دیکھو)

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ

سو تم بھی لوگوں سے اندیشہ مت کرو

کہ اگر ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کر لیں گے تو عام لوگوں کی

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾ الَّذِيْنَ

اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا جو ایسے ہیں کہ (حب دنیا کی وجہ

يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ

سے) خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم کرتے ہیں

یعنی جن حقوق میں صرف کرنا خدا کو پسند ہے ان میں صرف نہیں کرتے اگرچہ اپنی شہوات اور گناہوں میں کتنا ہی اسراف اور فضول خرچی کریں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ وعید ان افعال کے مجموعہ کے ساتھ متعلق ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ ان میں سے ہر بری عادت پر وعید ہے بلکہ مقصود یہ بتلانا ہے کہ دنیا کی محبت ایسی چیز ہے جس سے اکثر بری عادتیں پیدا ہوجاتی ہیں تکبر اور افتخار بھی اور بخل وغیرہ بھی اور یہی محبت دنیا کبھی حق سے بے رخی کرنے کا سبب ہوجاتی ہے جس پر آگے وعید ہے۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ

اور جو شخص اعراض کرے گا (دین حق سے)

جس کی ایک فرع اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا بھی ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾

تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہیں سزاوار حمد ہیں

یعنی خدا کا کوئی ضرر نہیں کیونکہ وہ سب کی عبادت اور مال وغیرہ سے بے نیاز ہے اور اپنی ذات وصفات میں کامل ہے اس لئے دوسروں کا محتاج ہونا اس کی ذات کے لئے محال ہے۔ ربط اوپر دنیا کا ناقابل التفات ہونا اور آخرت کا مہتم بالشان ہونا بتلایا ہے آگے بھی آخرت کے مہتم بالشان ہونے کو اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ اصل میں ہم نے آخرت کے درست کرنے ہی کے لئے رسولوں کو بھیجا اور احکام مقرر کئے اور دین کی امداد کے لئے بالخصوص لوہے کو پیدا کیا اور ان چیزوں میں تبعاً تمہارے دنیوی منافع بھی رکھ دیئے پس اصل مقصود آخرت ہے اور دنیا تبعاً مقصود ہے۔ لقد ارسلنا رسلنا تا عزیز.

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا

ہم نے (اسی اصلاح آخرت کے لئے) اپنے پیغمبروں کو کھلے کھلے احکام دے کر

مَعَهُمُ الْكِتٰبَ

بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب کو اور انصاف کرنے (کے حکم) کو نازل کیا

جس کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہے۔

وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ

تاکہ لوگ (حقوق اللہ اور حقوق العباد میں) اعتدال پر قائم رہیں

یعنی خدا تعالیٰ اور بندوں کے حقوق میں کمی نہ کریں نہ حد سے بڑھیں، اس میں ساری شریعت آگئی جو کہ افراط وتفریط سے پاک ہے۔

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ

اور ہم نے لوہے کو پیدا کیا جس میں شدید ہیبت ہے

تاکہ اس کے ذریعہ سے عالم کا انتظام رہے کیونکہ ڈر سے بہت سی بے انتظامیاں دور ہوجاتی ہیں۔

بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ

(اس کے علاوہ) لوگوں کو اور بھی طرح طرح کے فوائد

چنانچہ اکثر اوزاروں میں لوہے کا خرچ ہے۔

وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ

اور (اس لئے پیدا کیا) تاکہ اللہ جان لے کہ بے دیکھے اس کی اور اس کے

بِالْغَيْبِ ؕ

رسولوں کی (یعنی دین کی) کون مدد کرتا ہے

کیونکہ لوہا جہاد میں بھی کام آتا ہے تو یہ بھی آخرت کا نفع ہوا۔

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾

اللہ تعالیٰ قوی اور زبردست ہے

پس جہاد کا حکم اس لئے نہیں ہے کہ خدا کو اس کی احتیاج ہے بلکہ تمہارے ثواب کے لئے ہے۔ ربط اوپر رسولوں کا مخلوق کی اصلاح کی غرض سے بھیجنا اجمالاً مذکور تھا آگے بعض خاص رسولوں کا امتوں کی اصلاح کے لئے بھیجنا اور ان امتوں میں سے بعض کا اصلاح قبول کرنا اور بعض کا نہ کرنا بیان فرماتے ہیں اور ساتھ میں موجودہ آدمیوں کو اصلاح قبول کرنے کا حکم ہے۔ ولقد ارسلنا نوحا تا ذو الفضل العظیم.

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ

اور ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور ہم نے ان

ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ

کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی

یعنی انکی اولاد میں بھی بعضے پیغمبر اور ان میں بعضے صاحب کتاب بھی ہوئے۔

فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾

سواُن لوگوں میں بعضے تو ہدایت یافتہ ہوئے اور بہت سے ان میں نافرمان تھے

اور یہ پیغمبر تو مستقل شریعت والے تھے خواہ وہ صاحب کتاب بھی ہوں جیسے موسیٰ علیہ السلام جو حضرت نوح وابراہیم علیہم السلام دونوں کی اولاد میں تھے یا صاحب کتاب نہ ہوں جیسے حضرت ہود اور صالح علیہما السلام کہ ان کی شریعت مستقل تھی مگر ان کا صاحب کتاب ہونا منقول نہیں اور اگر صاحب کتاب ہوں تب بھی آیت کے خلاف نہیں غرض بہت سے نبی تو مستقل شریعت والے بھیجے۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا

پھران کے بعد اور رسولوں کو (جو کہ صاحب شریعت مستقلہ تھے) یکے بعد دیگرے بھیجتے رہے

جیسے موسیٰ علیہ السلام کے بعد توریت کے اتباع کرنیوالے بہت سے پیغمبر آئے۔

وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ

اور ان کے بعد عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور ہم نے ان کو

الْاِنْجِيْلَ ۙ

انجیل دی

اور ان کی امت میں دو قسم کے لوگ ہوئے ایک ان کا اتباع کرنے والے یعنی ان پر ایمان لانے والے اور دوسرے انکار کرنے والے۔

وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً

اور جن لوگوں نے ان کا اتباع کیا تھا ہم نے ان کے دلوں میں شفقت اور

وَّرَحْمَةً ۭ

ترحم پیدا کر دیا

جو کہ اخلاق حمیدہ میں سے ہے جیسا کہ صحابہ کی شان میں فرمایا ہے **رحماء بینھم** آپس میں مہربان ہیں اور شاید اس وجہ سے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں جہاد نہ تھا دوسری صفت اس کے مقابل یعنی کفار کے حق میں سخت ہونا ذکر نہیں فرمائی غرض کہ غالب ان لوگوں میں شفقت اور رحمت تھی

وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا

اور انہوں نے رہبانیت کو خود ایجاد کر لیا ہم نے ان پر اس کو واجب نہ کیا تھا

بلکہ ہماری طرف سے تو ان کو صرف احکام کے اتباع کا حکم ہوا تھا لیکن ان میں سے بعضوں نے اپنے دین کی حفاظت کے لئے رہبانیت خود اختیار کر لی اور رہبانیت کا حاصل یہ ہے میل جول نہ کرنا اور نکاح اور لذات کا چھوڑ دینا اور اس ایجاد کا سبب یہ ہوا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب لوگوں نے احکام کو چھوڑنا شروع کیا تو بعضے اہل حق بھی تھے۔ وہ حق ظاہر کرتے رہتے تھے یہ بات دوسروں کو ناگوار ہوئی اور انہوں نے اپنے پادشاہوں سے درخواست کی کہ ان لوگوں کو مجبور کیا جائے کہ ہمارے ہم مشرب ہو کر رہیں جب ان کو مجبور کیا گیا تو انہوں نے درخواست کی کہ ہم کو اجازت دی جائے کہ تم لوگوں سے کوئی تعلق اور غرض نہ رکھیں اور آزادانہ زندگی بسر کریں خواہ گوشہ میں بیٹھ کر یا سفر و سیاحت میں عمر گزار کر چنانچہ وہ اسی پر چھوڑ دیئے گئے۔

مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ

لیکن انہوں نے حق تعالیٰ کی رضا کے واسطے اس کو اختیار کیا تھا

فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ

سوانہوں نے اس رہبانیت) کی پوری رعایت نہ کی

یعنی جس غرض سے اس کو کیا تھا کہ خدا کی رضامندی حاصل ہو اس کا اہتمام نہ کیا چنانچہ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے ان کے لئے رہبانیت کی پوری رعایت کی شرط یہ تھی کہ حضورؐ پر ایمان لاویں پس جو حضور پر ایمان لائے وہ تو رہبانیت کا حق ادا کرنے والے تھے اور جو ایمان نہیں لائے وہ اس کی پوری رعایت نہ کرنے والے تھے۔

فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ

سو ان میں سے جو لوگ ایمان لائے ہم نے ان کو ان کا اجر